اُسی سے ٹھنڈا اُسی سے گرم

ایک لکڑ ہارا تھا۔ جنگل میں جا کر روز لکڑیاں کاٹتا اور شہر میں جا کر شام کو بیچ دیتا تھا۔ ایک دن اس خیال سے کہ آس پاس سے تو سب لکڑ ہارے لکڑی کاٹ لے جاتے ہیں، سوکھی لکڑی آسانی سے ملتی نہیں، یہ دُور جنگل کے اندر چلا گیا۔ سردی کا موسم تھا۔ کٹکٹی کا جاڑا پڑ رہا تھا۔ ہاتھ پاؤں ٹھٹھرے جاتے تھے۔ اُس کی اُنگلیاں بالکل سُن ہو جاتی تھیں۔ یہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کُلہاڑی رکھ دیتا اور دونوں ہاتھ منھ کے پاس لے جا کر خوب زور سے ان میں پھونک مارتا کہ گرم ہو جائیں۔

جنگل میں نہ معلوم کِس کِس قسم کی مخلوق رہتی ہے۔ سنا ہے اس میں چھوٹے چھوٹے سے بَالِشت بَھر کے آدمی بھی ہوتے ہیں۔ ان کی داڑھی مونچھ سب کچھ ہوتی ہے۔ مگر ہوتے ہیں بس مینخ ہی سے۔ ہم تم جیسا کوئی آدمی اُن کی بستی میں چلا جائے تو اُسے بڑی حیرت سے دیکھتے ہیں کہ دیکھیں یہ کیا کرتا ہے۔ لیکن یہ ہم لوگوں سے ذرا اچھّے ہوتے ہیں کہ ان کے لڑکے کسی پردیسی کو ستاتے نہیں نہ اُن پر تالیاں بجاتے ہیں۔ نہ پتھر پھینکتے ہیں۔ خود ہمارے یہاں بھی اچھّے بچّے ایسا نہیں کرتے۔ لیکن ان کے یہاں تو بس اچھّے ہی ہوتے ہیں۔

خیر لکڑ ہارا جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہا تھا۔ تو ایک میاں بالشتیے بھی کہیں بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔ میاں بالشتیے

© NCERT not to be republished

نے جو دیکھا کہ یہ بار بار ہاتھ میں کچھ پھونکتا ہے، تو سوچنے لگے کہ یہ کیا بات ہے۔ دیر تک اپنی بتاشا سی ٹھوڑی اپنے ننھّے سے ہاتھ پر دھرے بیٹھے رہے، مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا، تو یہ اپنی جگہ سے اُٹھے، اور کچھ دور چل کر پھر لوٹ آئے کہ نہ معلوم کہیں پوچھنے سے یہ آدمی بُرا نہ مانے مگر پھر ان سے رہا نہ گیا۔ آخر کو ٹھمک ٹھمک لکڑ ہارے کے پاس گئے اور کہا:

''سلام بھائی، بُرا نہ مانو تو ایک بات پوچھیں۔''

لکڑ ہارے کو یہ ذرا سا انگوٹھے برابر آدمی دیکھ کر تعجب بھی ہوا، ہنسی بھی آئی۔ مگر اُس نے ہنسی کو روک کر کہا:

''ہاں ہاں بھئی ضرور پوچھو۔''

''بس یہ پوچھتا ہوں کہ تم منھ سے ہاتھوں میں پھونک سی کیوں مارتے ہو؟''

لکڑ ہارے نے جواب دیا۔ ''سردی بہت ہے۔ ہاتھ ٹھٹھرے جاتے ہیں۔ میں منھ سے پھونک کر انھیں ذرا گرما لیتا ہوں، پھر ٹھٹھرنے لگتے ہیں، پھر پھونک لیتا ہوں۔''

میاں بالشتیے نے اپنا سُپاری جیسا سر ہلایا اور کہا۔ ''اچھّا اچھّا یہ بات ہے۔'' یہ کہہ کر بالشتیے میاں وہاں

© NCERT not to be republished

سے کھِسک گئے مگر رہے آس پاس ہی اور کہیں سے بیٹھے برابر دیکھا کیے کہ لکڑ ہارا اور کیا کرتا ہے۔

دوپہر کا وقت آیا۔ لکڑ ہارے کو کھانا پکانے کی فکر ہوئی۔ اِدھر اُدھر سے دو پتھر اٹھا کر چولھا بنایا۔ اُس کے پاس چھوٹی سی ہانڈی تھی۔ آگ سُلگا کر اسے چولھے پر رکھا اور اُس میں آلو اُبلنے کے لیے رکھ دیے۔ گیلی لکڑی تھی اس لیے آگ بار بار ٹھنڈی ہو جاتی تو لکڑ ہارا منھ سے پھونک کر تیز کر دیتا تھا۔ ''ارے'' بالشتیے نے دور سے دیکھ کر اپنے جی میں کہا ''اب یہ پھر پھونکتا ہے۔ کیا اس کے منھ سے آگ نکلتی ہے؟'' لیکن چُپ چاپ بیٹھا دیکھا کیا۔ لکڑ ہارے کو بھوک زیادہ لگی تھی، اس لیے چڑھی ہوئی ہانڈی میں سے ایک آلو جو ابھی پورے طور پر اُبلا بھی نہ تھا، نکال لیا۔ اُسے کھانا چاہا تو وہ ایسا گرم تھا جیسے آگ۔ اس نے مشکل سے اسے اپنی ایک اُنگلی اور انگوٹھے سے دبا کر توڑا اور منھ سے فو فو کر کے پھونکنے لگا۔

ارے'' بالشتیے نے پھر جی میں کہا۔ ''یہ پھر پھونکتا ہے۔ اب کیا اس آلو کو پھونک کر جلائے گا۔'' لیکن آلو جلا جلایا کچھ نہیں۔ وہ تو تھوڑی دیر فو فو کر کے لکڑ ہارے نے اسے اپنے منھ میں رکھ لیا اور غپ غپ کھانے لگا۔ اب تو اس بالشتیے کی حیرانی کا حال نہ پوچھو۔ اس سے پھر نہ رہا گیا اور ٹھمک ٹھمک پھر لکڑ ہارے کے پاس آیا اور کہا۔ ''سلام! بھائی برا نہ مانو تو ایک بات پوچھیں۔''

لکڑہارے نے کہا۔ ''بُرا کیوں مانوں گا۔ پوچھو۔''

بالشتیے نے کہا۔ ''تم نے صبح مجھ سے کہا تھا کہ منھ سے پھونک کر اپنے ہاتھوں کو گرماتا ہوں۔ اب اس آلو کو کیوں پھونکتے تھے۔ یہ تو خود بہت گرم تھا اسے اور گرمانے سے کیا فائدہ؟''

''نہیں میاں ٹلّو۔ یہ آلو بہت گرم ہے۔ میں اُسے منھ سے پھونک کر ٹھنڈا کر رہا ہوں۔''

بات تو کچھ ایسی نہ تھی مگر یہ سُن کر میاں بالشتیے کا منھ پیلا پڑ گیا۔ ڈر کے مارے کپ کپ کانپنے لگے۔ برابر پیچھے ہٹتے جاتے تھے۔ لکڑہارے سے ڈر کر کچھ سہم سے گئے تھے۔ ذرا سا آدمی یوں ہی دیکھ کر ہنسی آئے۔ لیکن اس تھر تھر، کپ کپ کی حالت میں دیکھ کر تو ہر کسی کو ہنسی بھی آئے، رنج بھی ہو۔ لکڑہارے کو بھی ہنسی آئی۔ لیکن وہ بھی بھلا مانس تھا۔ اس نے آخر پوچھا کہ ''کیوں میاں، کیا ہوا، کیا جاڑا بہت لگ رہا ہے۔'' مگر میاں بالشتیے تھے کہ برابر پیچھے ہی ہٹتے چلے گئے۔ اور جب کافی دور ہو گئے تو بولے۔ ''یہ نہ جانے کیا بَلا ہے۔ کوئی بھوت ہے یا جن ہے۔ اُسی سے ٹھنڈا اُسی سے گرم، ہماری عقل میں یہ بات نہیں آتی۔'' اور سچ ہے یہ بات ان میاں بالشتیے کی ننھی سی کھوپڑی میں آنے کی تھی بھی نہیں۔

ڈاکٹر ذاکر حسین

سوالات

1. لکڑہارا اپنی گزر بسر کیسے کرتا تھا؟
2. سردی کی وجہ سے لکڑہارے کی کیا حالت تھی؟
3. لکڑہارا لکڑیاں کاٹنے کے دوران کیا کر رہا تھا؟
4. بالشتیے نے لکڑہارے سے کیا پوچھا اور اس نے کیا جواب دیا؟
5. حیران بالشتیے کے دوبارہ سوال کرنے پر لکڑہارے نے کیا بتایا؟
6. لکڑہارے کا جواب سُن کر بالشتیے کی کیا حالت ہوئی؟

© NCERT not to be republished